



سوال

(518) فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صحیح مسلم، باب صلوٰۃ الکسوف میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ: ((ثم ای بعد الخطیبة) رفع یدیه فقال: اللهم هل بلغت)) اور ابو نعیم کی روایت عن ثابت البنانی: ((قال ذکر انس ابن مالک وسمعین رجلا من انصار الحدیث وفیه فمارایت رسول اللہ ﷺ کما صلی الفداء رفع یدیه یدعو علیکم...)) [حلیۃ الاولیاء للحافظ ابو نعیم الاصبہانی ۱۲۳-۱۲۲] وقال: محب اللہ شاہ راشدی: هذا حسن حدیث۔ سے علامہ محب اللہ شاہ راشدی مستدل ہیں کہ نماز کے بعد انفرادی و اجتماعی دعا مشروع و مجرب ہے۔ آپ تبصرہ و وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم کی اس صلوٰۃ کسوف کے بعد خطبہ میں ہاتھ اٹھانے والی حدیث سے فرض نمازوں کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھانے پر استدلال درست نہیں۔ اولاً تو اس لیے کہ وہ نماز گاہ کے متعلق ہے اور نماز گاہ میں کئی چیزیں ایسی ہیں، جو دوسری نمازوں میں نہیں۔ ثانیاً اس لیے کہ یہ ہاتھ اٹھانا خطبہ میں ہے نہ کہ دعاء میں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہی ((اللهم هل بلغت)) اس بات پر دلالت کر رہے ہیں۔ ثالثاً اس استدلال کا تقاضا ہے کہ فرض نمازوں کے بعد خطبہ بھی دیا جائے اور اس خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر ((اللهم هل بلغت)) بھی کہا جائے، مگر یہ استدلال کرنے والے بھی ایسا نہیں کرتے، آخر کیوں؟

آپ کی پیش کردہ حلیہ والی روایت کے متعلق مولانا محمد صفدر صاحب عثمانی حفظہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب ”فرض نمازوں کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھانے کی تحقیق“ کے صفحہ نمبر: ۳۳ اور نمبر ۳۴ میں لکھتے ہیں: ”اس روایت کو تقریب البغیہ ترتیب احادیث الحلیہ صفحہ ۲ ۳۴ میں دیکھا تو اس پر باب یوں باندھا ہے ”قصۃ بزم معونۃ“ اور نمبر ۲ کے تحت حاشیہ میں تخریج میں ”آخر جری البخاری نمبر: ۴۰۹۰، و مسلم (۳۶۸۱) واللفظ للبخاری“ لکھا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو ابن ہشام جلد نمبر ۲، صفحہ: ۶۹ تا ۷۱۔ زاد المعاد صفحہ ۲ ۱۰۹۔ بخاری ۲ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۸۵ اور الرحیق المنجوم صفحہ ۳۹۸ وغیرہ۔“

مزید لکھتے ہیں: ”یہ واقعہ ان ۴۰ قراء کے قتل پر پیش آیا، جن کو بعض لوگوں نے دھوکہ سے لے جا کر راستہ میں شہید کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قاتلوں میں سے بعض کے نام لے کر ان پر نماز کے اندر رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر بددعاء کی تھی۔ نیز ہاتھ اٹھانے کی صراحت مسند احمد ۳ ۱۳۴ اور سنن کبریٰ، بیہقی ۲ ۲۱۱ میں ہے، لہذا اس کا نماز کے بعد ہاتھ اٹھانے سے کوئی تعلق نہیں۔“



مجلس البحث الإسلامي
محدث فتویٰ

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاة جلد 1

محدث فتویٰ